جلد ۴۵/۱۰ | ۶ نبوت ۱۳۳۵ ہش ۶ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۶۰

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدر سکندر مرزا کو مشہد کے حقوق شہریت پیش کئے گئے

اہالیان شہر کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم اور والہانہ جوش و خروش کا اظہار

مشہد ۵ نومبر۔ صدر سکندر مرزا کو کل یہاں مشہد کے حقوق شہریت پیش کئے گئے۔ اس موقعہ پر آپکی خدمت میں تین ہزار تومان کی ایک چابی۔ قرآن مجید کا ۸۰۰ سال پرانا ایک قلمی نسخہ اور ایک قیمتی فیروزہ بھی پیش کی گئی۔ بعد میں صدر سکندر مرزا شہنشاہ ایران کے ہمراہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے مزار پر بھی حاضر ہوئے ہر سال چھ ہزار زائر پاکستان سے یہاں آتے ہیں۔ مزار پر دعا کرنے کے علاوہ صدر سکندر مرزا نے درگاہ سے ملحق ایک میوزیم بھی دیکھا۔ اہل مشہد نے صدر سکندر مرزا کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ سڑکوں کے دونوں طرف لوگوں کی چھ چھ قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ اور ان کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ وہ خوشی میں نعرے لگاتے ہوئے صدر کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے قطاریں توڑ توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

مصر کے بحران کے متعلق صدر سکندر مرزا کے نام برطانوی وزیر اعظم کا خاص پیغام

بین الاقوامی فوج کی تشکیل کیلئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اقدامات شروع کر دیئے۔

تہران ۵ نومبر۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے صدر سکندر مرزا کو تہران میں ایک خاص پیغام بھیجا ہے۔ اس پیغام کا مضمون ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن وہ مصر کے خلاف برطانیہ اور فرانس کی فوجی کارروائی کے متعلق ہے۔ ادھر تہران میں پاکستان اور ایران اور عراق کے درمیان مصر کی صورت حال کے متعلق برابر مشورے ہو رہے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے غنی اعرابی نے جو صدر سکندر مرزا کے ہمراہ ان دنوں تہران گئے ہوئے ہیں۔ اطلاع دی ہے کہ یہاں چار طاقتوں کی جو کانفرنس ہونے والی تھی اس میں کچھ اور دیر ہو جائے گی۔ کیونکہ علالت کے باعث ترکی کے وزیر اعظم عدنان مندریز بدھ سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکیں گے انہیں ایک اور مراسلہ بھیجا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جونہی آپ سفر کے قابل ہوں فوراً تہران پہونچنے کی کوشش کریں ادھر پاکستان کے وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی بھی ان مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے تہران روانہ ہو رہے ہیں۔

باقاعدہ کانفرنس تو بدھ سے پہلے شروع نہیں ہو سکے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت تک ان چاروں طاقتوں کے درمیان مصر کے بحران کے متعلق مشورے بھی نہیں ہو سکیں گے۔ مشورے بدستور جاری ہیں۔ جن سے کانفرنس میں کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنے میں بہت مدد ملے گی۔

اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے مصر میں لڑائی بند کرانے کے لئے ایک بین الاقوامی فوج بنانے کے سلسلہ میں اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ناروے کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ اس غرض کے تحت اپنی فوج اقوام متحدہ کے حوالے کر دے ناروے کی حکومت اس بارے میں آج کسی وقت فیصلہ کرے گی۔ یاد رہے کہ کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے کینیڈا کی ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ہدایت کی تھی کہ وہ مصر میں لڑائی بند کرانے کے لئے ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر بین الاقوامی فوج تشکیل دینے کا ایک منصوبہ پیش کریں۔ اس کے حق میں ۵۷ ووٹ تھے۔ خلاف کسی نے ووٹ نہیں دیا۔ البتہ ۱۹ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

ہنگری سے روسی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ

نیویارک ۵ نومبر۔ جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں روسی فوجوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ ہنگری سے فوراً واپس چلی جائیں۔ نیز اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہنگری میں مبصر بھیج کر حالات کی چھان بین کرائیں۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے

مصر پر اسرائیل، برطانیہ اور فرانس کے جارحانہ حملہ کی شدید مذمت

ربوہ ۵ نومبر احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۴ نومبر ۱۹۵۶ء کو زیر صدارت مولانا ابو العطاء صاحب پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پاس کر کے مصر پر اسرائیل۔ برطانیہ اور فرانس کے جارحانہ حملہ کی پرزور مذمت کی گئی۔

"احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا یہ خصوصی اجلاس اسرائیل۔ برطانیہ اور فرانس کے مصر پر جارحانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اسے یو۔ این۔ او کے چارٹر کی صریح خلاف ورزی سمجھتا ہے اس قسم کے تشدد آمیز رویہ سے دنیا بھر میں امن قائم ہونے کی بجائے جنگ اور فساد کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ برطانیہ اور فرانس جو کل تک امن اور صلح کے علمبردار ہونے کے مدعی تھے۔ ان کا یہ فعل یقیناً نہایت ظالمانہ بلکہ وحشیانہ ہے۔ اور مصر اس معاملہ میں صریح طور پر مظلوم ہے۔ اور ہماری ساری ہمدردیاں مظلوم کے ساتھ ہیں۔ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ برطانیہ۔ فرانس اور اسرائیل اپنی فوجوں کو مصر کی حدود سے نکال لیں۔ اور جنرل اسمبلی کے حالیہ ریزولیوشن متعلقہ امتناع جنگ کی فوری اور غیر مشروط تعمیل کرتے ہوئے تمام معاملات کو باہمی مفاہمت کے بین الاقوامی اصولوں کے مطابق طے کریں اور آئندہ کے لئے اپنے جارحانہ عزائم سے بالکل دستکش ہو جائیں۔

موجودہ حالات میں تمام امن پسند ممالک بالخصوص پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ مظلوم مصر کی ہر ممکن امداد کریں۔

مارشل بلگانن کے نام صدر آئزن ہاور کا پیغام

واشنگٹن ۵ نومبر۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے مارشل بلگانن کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ روسی فوجوں کو ہنگری سے واپس بلا لیں۔ اس اپیل کا پورا متن شائع نہیں کیا گیا۔

مصر میں جنگ کی صورت حال

لنڈن ۵ نومبر۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق برطانوی اور فرانسیسی فوجیں مصر میں اتر چکی ہیں۔ اور وہاں دست بدست جنگ جاری ہے۔ لیکن برطانوی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کیونکہ برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر نے خبروں پر پابندی لگا دی ہے۔ کل سارا دن قبرص کے ساحل سے برطانوی جہاز فوجیں لے لے کر مصر کی جانب روانہ ہوتے رہے۔ حکومت مصر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی اور فرانسیسی بحری بیڑے نے کوشش کی بندرگاہ پر اترنے کی کوشش کی تھی لیکن مصری توپوں نے اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس حملے میں ایک برطانوی جہاز بھی غرق ہو گیا۔ کل برطانوی فوجوں نے قاہرہ کے قریب ایک ایسے مقام پر گولہ باری کی۔ جہاں بڑی تعداد میں ٹینک کھڑے تھے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

چندہ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

صدیوں کے بعد تمہارے لئے یہ موقعہ پیدا ہوا ہے کہ تم تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کے قرآنی حکم کو پورا کر کے الٰہی انعامات کے وارث بن جاؤ

تم ہمت کر کے آگے بڑھو اور بے دریغ اپنی جانوں اور مالوں کو اسلام کی خاطر قربان کر دو

میں خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ دفاک رمحمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ولو امن اهل الكتاب لكان خيرا لهم۔ منهم المؤمنون واكثرهم الفاسقون (آل عمران ع۱۲)

اس کے بعد فرمایا:۔

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی

قرآن کریم کی یہ آیت

پڑھی تھی۔ اور اس کا ایک پہلو بیان کیا تھا۔ آج میں اس کا ایک دوسرا پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس دن چونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا۔ اس لئے میں نے اخرجت للناس پر زیادہ زور دیا تھا۔ آج میں تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر پر زور دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا منشاء ہے کہ آج میں

تحریک جدید

کے نئے سال کے چندہ کی تحریک کروں۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے پہلے تو مسلمانوں کو کہا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم بہترین امت ہو۔ جو ساری دنیا کے لئے نکالی گئی ہو۔ اور اس کے بعد فرمایا تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر۔ تم ساری دنیا کے لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیتے ہو۔ اور برائی سے روکتے ہو۔ یوں تو ہر مومن اگر وہ سچا مومن ہے تو اپنے گردوپیش میں اپنے ہمسایوں اور ملنے والوں کو امر بالمعروف بھی کرتا ہے اور نہی عن المنکر بھی کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم اس آیت پر غور کریں۔ تو اس میں

ایک عجیب نکتہ

بیان کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس آیت میں ان دو چیزوں کو اخرجت للناس کے بعد بیان کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم صحیح معنوں میں اس آیت کے اسی وقت مصداق ہو سکتے ہیں جب ہم تامرون الناس بالمعروف اور تنہون الناس عن المنکر پر عمل کریں۔ یعنے ہم ساری دنیا کے لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیں۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کو برائی سے روکیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ہر مومن نہ ساری دنیا میں تامرون بالمعروف پر عمل کر سکتا ہے۔ اور نہ ساری دنیا میں تنہون عن المنکر پر عمل کر سکتا ہے۔ یہ کام تنظیم کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔ اور

تنظیم بھی ایسی ہو

کہ جماعت کے افراد دنیا کے کناروں پر چلے جائیں۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ لیکن اگر کوئی تنظیم نہ ہو۔ اور یہ نہ ہو کہ اس تنظیم کے ماتحت کوئی شخص امریکہ میں بیٹھا ہوا تبلیغ اسلام کا کام کر رہا ہو۔ کوئی ملایا میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی تھائی لینڈ میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی بورنیو میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی انڈونیشیا میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی ہندوستان میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی فلپائن میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی جاپان میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی چین میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ کوئی یورپ کے مختلف ممالک یعنی انگلینڈ سکنڈے نیویا۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ سپین فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ آسٹریا پولینڈ۔ ہنگری اور روس میں بیٹھا ہوا یہ کام کر رہا ہو۔ تو اس وقت تک اس آیت پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکتا پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اے مسلمانو تم سب سے بہتر قوم ہو۔ جسے ساری دنیا کے لئے نکالا گیا ہے۔ مگر پھر یہ بھی بتایا کہ تمہیں کس کام کے لئے نکالا گیا ہے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم ساری دنیا کو

نیک کاموں کی تعلیم

دیتے ہو اور ساری دنیا کو برائی سے روکتے ہو۔ اور ساری دنیا کو نیکی کی تعلیم دینا اور ساری دنیا کو برائی سے روکنا تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب جماعت میں تنظیم ہو۔ اور اس تنظیم کے ماتحت وہ ساری دنیا میں اپنے مبلغ بھیجتی رہے۔ پرانے زمانہ میں اسلام میں یہ طریق تھا کہ لوگ آپ ہی آپ دوسرے ممالک میں چلے جاتے تھے اور اشاعت اسلام کا کام کرتے تھے۔ اس زمانہ میں بادبانی جہاز ہوتے تھے۔ اور لوگ معمولی کرایہ خرچ کر کے فلپائن انڈونیشیا ملایا اور ہندوستان پہنچ جاتے تھے۔ لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے اور سفر پر

بڑے بھاری اخراجات

ہوتے ہیں۔ پھر پہلے زمانہ میں لوگ اپنے مکانات کو آباد کرنے کے لئے بھی آدمی ڈھونڈتے پھرتے تھے۔ کہ کوئی مناسب آدمی مل جائے۔ تو اسے اپنا ایک مکان جو شاید دو کمروں پر مشتمل ہو دے دیں۔ تا کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ بعض ممالک میں ایک غسل خانہ بھی کرایہ پر لیا جائے۔ تو اس کا ڈیڑھ دو سو روپیہ ماہوار کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اس لئے اب ہر ایک شخص میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اس حکم پر عمل کر سکے۔ پرانے زمانہ میں ہر آدمی اس قابل تھا۔ کہ وہ انڈونیشیا۔ ملایا چین۔ یا جاپان چلا جائے۔ کیونکہ سفر پر اخراجات بہت کم ہوتے تھے۔ اور پھر چونکہ سفر بھی کم ہوتا تھا۔ اس لئے جب سیاح آتے تو لوگ شوق سے انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے تھے۔ اور ان کی خاطر مدارات کرتے تھے۔ انڈونیشیا میں کسی زمانہ میں عملاً

عربوں کی حکومت تھی

کیونکہ لوگ انہیں شوق سے اپنے گھروں میں لے جاتے۔ اور انہیں استاد اور پیر سمجھتے۔ اور ان کی خاطر مدارات کرتے۔ لیکن اب انہیں عربوں سے نفرت ہوگئی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں استاد اور پیر کہلانے کی عادت ہوگئی ہے۔ حالانکہ انہی کے سلوک اور خاطر مدارات کی وجہ سے انہیں استاد اور پیر کہلانے کی عادت پیدا ہوگئی تھی۔ اسی طرح اس علاقہ میں پہلے طبیب نہیں تھے۔ ہندوستان کے راول وہاں جاتے۔ اور پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار کماتے تھے۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ وہاں ماہر طبیب بھی چلا جائے۔ تو وہ اسے فقیر اور سپیرا سمجھتے ہیں۔ اور اس سے نفرت کرتے ہیں۔ غرض زمانہ کے حالات بدلنے کی وجہ سے اشاعتِ اسلام کا طریق بھی بدل گیا ہے۔ اب تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کا کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کو جماعت کی طرف سے خرچ ملتا ہو۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ

جماعت منظم ہو

کیونکہ جماعت کا ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو اس کام کے لئے بھیجے۔ اور اس کا سارا خرچ خود برداشت کرے۔ ہماری ساری جماعت جو دس لاکھ کے قریب ہے۔ اس میں سے اگر کوئی ایسی مثال ملتی ہے۔ تو وہ صرف میری ہے۔ میں نے اپنے ایک بیٹے کو انڈونیشیا تبلیغ کے لئے بھیجا تھا۔ اور جتنی دیر وہ وہاں رہا۔ اس کا سب خرچ میں ہی بھجواتا رہا۔ اب بھی میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی ملک میں اپنا بیٹا

اشاعت اسلام کے لئے

بھیجوں۔ تو اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو اس کے سارے اخراجات بھی میں خود ہی ادا کروں۔ لیکن ہر کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دوسرے ممالک میں رہائش اور خورونوش کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اور پاکستانی چونکہ غریب ہیں۔ اس لئے وہ اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ چار پانچ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والا شخص بھی اگر چاہے۔ تو پچاس روپیہ ماہوار تک ہی دے سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن دوسرے ممالک میں اخراجات دو اڑھائی سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں ہوتے۔ اور اتنی رقم وہ اپنی تنخواہ سے نہیں بچا سکتا۔ پھر جتنی زیادہ کسی کی تنخواہ ہوگی۔ اتنے ہی اس کے اخراجات بھی زیادہ ہوں گے۔ ای اے سی اور دوسرے بڑے عہدیداروں کے اخراجات بھی بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمارے ہاں تو

یہ کیفیت ہے

کہ عام طور پر جب بیٹا بڑا ہو جائے۔ تو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب وہ کمائے اور ہماری امداد کرے۔ غرض پرانے زمانہ اور موجودہ زمانہ میں بہت فرق ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لے جارہے تھے۔ نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ آپ نے بڑے تعجب سے فرمایا۔ نواب صاحب یہ کتنا اندھیر ہے۔ کہ پہلے جو چوڑھا ہمارے ہاں کام کرتا تھا۔ اسے ہم چار آنہ ماہوار دیا کرتے تھے۔ اور وہ خود اور اس کا سارا ٹبّر ہماری خدمت کیا کرتا تھا۔ لیکن اب اس کی بیوی کو ہم دو روپے ماہوار دیتے ہیں۔ اور وہ پھر بھی کام سے جی چراتی ہے۔ اس پر نواب صاحب کہنے لگے۔ حضور آپ تو دو روپیہ دیتے ہیں۔ ہم چودہ روپے ماہوار دیتے ہیں۔ اور پھر بھی چوڑھا راضی نہیں۔ غرض اس زمانہ میں اور پرانے زمانہ میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اب بیرونی ممالک میں جانے پر اتنا خرچ ہوتا ہے۔ کہ اسے کوئی فرد آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا۔ ہاں ایک قوم مل کر کسی کو باہر بھیج سکتی ہے۔ فرد چاہے ۴۰۰ یا ۵۰۰ روپے ماہوار تنخواہ پانے والا ہو۔ تب بھی ایسا نہیں کر سکتا۔

ڈپٹی کمشنروں کی تنخواہیں

قریباً بارہ سو روپیہ ماہوار ہوتی ہیں۔ مگر وہ بھی تین چار سو روپیہ ماہوار خرچ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کی خوراک اور لباس کا بھی انتظام کرنا ہوتا ہے۔ بچوں کی تعلیم کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ پھر دعوتوں کا خرچ ہوتا ہے۔ کوٹھی کی حفاظت کا کام ہوتا ہے۔ پھر بالا حکام آتے ہیں۔ تو ان کے استقبال اور پارٹیوں پر خرچ ہوتا ہے۔ غرض وہ بھی اپنی تنخواہوں میں سے زیادہ رقم نہیں بچا سکتے۔ اور اپنے کسی بیٹے کو اشاعتِ اسلام کے لئے باہر نہیں بھجوا سکتے۔ ڈپٹی کمشنروں سے بڑے رینک کے افسر تو بہت تھوڑے ہیں۔ وزیر لوگ تو وہ بھی گنتی کے ہوتے ہیں۔ اور وزیر اعظم تو پاکستان میں ایک ہی ہے۔ وزیر اعلیٰ دو ہیں۔ ایک مغربی پاکستان کا اور ایک مشرقی پاکستان کا۔ پھر

بڑی مصیبت یہ ہے

کہ جن لوگوں کو مالی وسعت نصیب ہوتی ہے۔ انہیں اشاعت اسلام کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جنہیں اس کام کا کچھ احساس ہوتا ہے۔ وہ مالی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ غرض یہ کام تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ایک منظم جماعت موجود ہو۔ پھر چاہے اس کے افراد غریب بھی ہوں۔ وہ اس کام کو کر سکتے ہیں۔ دیکھو شروع شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دھیلہ چندہ کی شرح مقرر کی تھی۔ اور وہ بھی سال میں ایک دفعہ اور اس وقت اتنی رقم میں گزارہ ہو جاتا تھا۔ لیکن اب یہ حال ہے۔ کہ جماعت کا ہر کمانے والا اپنی کمائی میں سے ایک آنہ فی روپیہ دیتا ہے۔ اور پھر تحریک جدید بھی جاری ہے۔ لیکن پھر بھی خزانہ مقروض رہتا ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کرنا پڑتا ہے۔ اور اس پر پچیس تیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی زمانہ ایسا تھا۔ کہ ایک مسجد بنانے پر پانچ چھ ہزار روپیہ تک خرچ آتا تھا۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ ہالینڈ میں جو مسجد ہم نے بنائی ہے۔ وہ میں نے عورتوں کے ذمہ لگائی تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا۔ کہ تم ۹۰ ہزار روپیہ دے دو۔ تو یہ مسجد تمہارے روپے سے بن جائیگی۔ لیکن اس مسجد پر ایک لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اب عورتیں پریشان ہیں۔ کہ ہم کیا کریں۔ انہوں نے ۷۷ ہزار روپیہ تو جمع کر لیا تھا۔ مگر اب ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ اور چاہیئے۔

یہی ضروریات ہیں

جن کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تمہیں ساری دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے تامرون بالمعروف اور تنہون عن المنکر کا کام بھی ساری دنیا کے لئے ہوگا۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ لوگ اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کریں۔ اور ایک جماعتی تنظیم موجود ہو۔ جس کے ماتحت لوگوں سے روپیہ لیا جائے۔ اور اشاعت اسلام کے کام پر خرچ کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو یہ کام نہیں ہو سکتا۔ پھر مسلمانوں کے لئے مسجد بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی ملک میں صرف دس بیس مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ مسجد کا بوجھ کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ایک ایک مسجد پر لاکھوں روپیہ خرچ آتا ہے۔ اور دس بیس نومسلموں کے لئے اتنی بھاری رقم جمع کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے وہ بوجھ بھی ہمیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ میں نے

اندازہ لگایا ہے

کہ فی الحال ہمیں مہنگے ممالک میں چالیس مساجد کی ضرورت ہے۔ اور اگر ایک مسجد کی تعمیر کے اخراجات کا اندازہ دو لاکھ روپیہ لگایا جائے تو ان چالیس مساجد کے لئے ۸۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ پھر صرف مساجد کا تیار کرنا ہی کافی نہیں۔ ان ممالک میں ہمیں اپنے مبلغ بھی رکھنے پڑیں گے۔ اور پھر لٹریچر کی اشاعت بھی کرنی پڑے گی۔ اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ جو جماعت کو برداشت کرنا پڑیگا۔ شاید تم یہ سن کر گھبرا جاؤ۔ اور کہو کہ ہم اتنا بوجھ کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ سو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیعت لینی شروع کی۔ تو اس وقت آپ نے چندوں کی بھی تحریک فرمائی تھی۔ لیکن اس وقت کسی کو یہ خیال بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ اتنا بوجھ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جتنا اس وقت ہماری جماعت اٹھا رہی ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ہیں۔ تو اس وقت بیرونی ممالک میں سے کسی ملک میں بھی ہمارا کوئی مبلّغ نہیں تھا۔ گو اب پیغامیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ

ووکنگ مسلم مشن

آپ نے ہی قائم کیا تھا۔ حالانکہ خواجہ کمال الدین صاحب جو ووکنگ مسلم مشن کے بانی ہیں۔ ان کا اپنا بیان اخبار "مدینہ" بجنور میں چھپ چکا ہے۔ کہ

"یہ مسلم مشن ووکنگ اپنی بناء اپنے وجود۔ اپنے قیام کے لئے میری ذات کے سوا کسی اور جماعت یا شخصیت یا کسی انجمن کا مرہونِ احسان نہیں ہے۔ میں نے اپنے ہی سرمایہ سے جو وکالت کے ذریعہ مجھے حاصل ہوا۔ اس مشن کو قائم کیا۔ اس کے متعلق نہ میں نے کسی سے مشورہ حاصل کیا۔ نہ کسی نے مجھے مشورہ دیا۔" (اخبار مدینہ بجنور ۲۱ اپریل ۲۸ء)

یہ بیان میں نے الفضل میں بھی شائع کرا دیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ خواجہ صاحب کا اپنا بیان یہ ہے۔ کہ میں اپنی مرضی سے اور اپنے روپیہ سے وہاں گیا۔ اور اشاعتِ اسلام کا کام کرتا رہا۔ اس میں کسی جماعت۔ انجمن یا شخصیت کا احسان نہیں ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ نواب رضوی صاحب نے جو ان دنوں بمبئی میں رہتے تھے۔ انہیں ایک سال کا خرچ دیا تھا۔ کہ وہ انگلستان جائیں۔ اور ان کے مقدمہ کی پیروی کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو اسلام کی تبلیغ بھی کریں۔ نواب رضوی کو اتفاقیہ طور پر دولت ہاتھ آگئی تھی۔ کیونکہ ان کی شادی نظام حیدر آباد عثمان علی خان صاحب کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ اور شادی بھی

خفیہ طور پر ہوئی۔ نواب رضوی چونکہ صرف ایک وکیل تھے۔ اس لئے نظام حیدر آباد یہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کی پھوپھی زاد بہن کی ان سے شادی ہو۔ وہ چونکہ بادشاہ تھے اس لئے اسے اپنی ہتک خیال کرتے تھے۔ اور بیگم کے باپ کی چالیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی جائیداد تھی۔ اور اس نے اس جائیداد کا ایک بڑا حصہ نواب رضوی کو دے دیا تھا۔

نواب رضوی

بمبئی آگئے۔ اور نظام حیدر آباد سے انہیں عدالت میں نالش کرنے کی دھمکی دی۔ اس پر انہوں نے خواجہ کمال الدین صاحب کو سفر کے اخراجات کے علاوہ سال بھر کے قیام کے اخراجات بھی دیئے۔ تاکہ وہ انگلستان میں جاکر ان کا مقدمہ بھی لڑیں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق تبلیغ بھی کریں۔ گویا خواجہ صاحب کو اتفاقی طور پر ایک ایسا آدمی مل گیا تھا۔ جس نے انہیں ایک سال کا خرچ دے دیا تھا۔ مگر اب یہ تو امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ روز روز نظام حیدر آباد پیدا ہوں۔ اور وقار الملک ان کے پھوپھا ہوں۔ جنہیں چالیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو۔ پھر ان کی بیٹی بیوہ رہ جائے۔ اور پھر نواب رضوی پیدا ہوں۔ جن سے اس کی لڑکی شادی کرلے۔ اور اپنی جائیداد کا ایک حصہ انہیں دے دے۔ اور وہ اس جائیداد کی آمد میں سے کچھ رقم ایک مبلغ کو دے دیں۔ تاکہ وہ انگلستان جاکر تبلیغ کرے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی لونڈی ایک دن اوپلے جمع کرنے کے لئے جنگل میں گئی۔ جن کو پنجابی میں "گوہے" کہتے ہیں۔ سردی کا موسم تھا۔ ایک خرگوش سردی کی شدت کی وجہ سے ٹھٹھر کر کسی جھاڑی کے قریب بیہوش پڑا تھا۔ وہ لونڈی اوپلے جمع کرتی ہوئی وہاں پہنچی۔ تو خرگوش دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور اسے اٹھا کر گھر لے آئی۔ گھر میں ہر فرد نے اس کی تعریف کی۔ اور کہا تم بڑی ہوشیار ہو۔ جو خرگوش اٹھا لائی ہو۔ اس تعریف کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہوگیا۔ اور دوسرے دن صبح کو جب وہ پھر اوپلے جمع کرنے کے لئے جنگل میں جانے لگی۔ تو کہنے لگی بی بی میں گوہیاں نوں جاواں یا سئیاں نوں جاواں۔ یعنی بی بی میں اوپلے اکٹھے کرنے جاؤں یا خرگوش اٹھانے کے لئے جاؤں۔ گویا اسے امید پیدا ہوگئی۔ کہ اب ہر روز اسے خرگوش مل جایا کریں گے۔ یہی مثال ہماری ہوگی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ چلو کوئی نواب رضوی تلاش کریں۔ جو کوئی مبلغ باہر بھیج دے۔ نہ

نظام حیدر آباد کی ریاست

قائم کی جا سکتی ہے۔ نہ نظام کی بہن کو بیوہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس بیوہ کی بیٹی کو کسی احمدی وکیل سے بیاہا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہر روز نواب رضوی پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے اس کی خفیہ طور پر شادی ہو جائے۔ اور وہ اسے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ دے دے۔ اور نہ نظام حیدر آباد سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ نواب رضوی کو نالش کی دھمکی دے۔ اور پھر نواب رضوی کو اپنا مقدمہ لڑنے کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب جیسا آدمی مل جائے۔ اور وہ اسے انگلستان بھجوا دے۔ اور اسے ایک سال کے قیام کا خرچ اور سفر کے اخراجات بھی دیدے۔ یہ بہت دور کا اتفاق ہے۔ جو ہزاروں سال کے بعد ہی میسر آسکتا ہے۔ لیکن یہاں تو روزانہ مبلغ بھجوانے ہوں گے۔ اور روزانہ مبلغ بھجوانے کے لئے

تحریک جدید ہی کام دے سکتی ہے

وہی تحریک جدید جس نے ساری دنیا کی تبلیغ کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تحریک جدید کے دفاتر کے کام پر میں خوش ہوں۔ ہالینڈ کی مسجد کو ہی لے لو۔ میرے نزدیک اگر تحریک جدید کے افسر احتیاط سے کام لیتے تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے میں مسجد بن جاتی۔ اور عورتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑتا۔ لیکن بہر حال تحریک جدید کے ذریعہ

ایک نہایت اہم اور قابل تعریف کام

ہو رہا ہے۔ اور جماعت کو اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ وہ تبلیغ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا سکے۔ اس سال سکنڈے نیویا میں ایک نیا مشن کھولا گیا ہے۔ اور ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ شاید ہمیں اپنے خرچ پر کچھ اور مبلغ بھی امریکہ بھجوانے پڑیں۔ کیونکہ امریکہ میں مبلغوں کی بڑی مانگ ہے۔ لیکن امریکن احمدی ان کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ امریکن جماعت کا چندہ امریکہ کے موجودہ مبلغوں کا خرچ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ مغربی ممالک میں سے امریکہ ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو ایک حد تک تبلیغ کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ وہاں کے مشن کا خرچ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب ہے۔ لیکن وہ قریباً دو تہائی بوجھ اٹھا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہاں جماعت تھوڑی ہے۔ امریکہ کی جماعت کے کل ۵۰۰ افراد ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ۵۰۰ افراد کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ کا بوجھ برداشت کرنا مشکل ہے۔ اس لئے لازمی طور پر ہمیں بھی ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اور مبلغ گئے۔ تو اور خرچ ہوگا۔ پھر ایک اور علاقہ میں بھی تبلیغ کے رستے کھل رہے ہیں۔ اور کچھ وقت کے بعد وہاں باقاعدہ مشن قائم کیا جا سکے گا۔ اسی طرح چین سے ایک بڑے عالم کا عربی اور انگریزی میں خط آیا ہے۔ جس میں اس نے اپنے ملک میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فلپائن میں بھی بعض نوجوان لٹریچر کے ذریعہ احمدی ہوئے ہیں۔ اور تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں طلباء کی ایک انجمن ہے۔ جس کے آٹھ ممبر لٹریچر کے ذریعہ احمدی ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض نے دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی بھی وقف کی ہے۔ اور وہ ربوہ آکر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اب اگر وہ ربوہ آکر تعلیم حاصل کریں گے۔ تو ان کے یہاں قیام کے اخراجات بھی دینے پڑیں گے۔ اور ایک طرف کا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔ اس طرح ۲۵ — ۳۰ ہزار روپیہ کا خرچ اور بڑھ جائے گا۔ غرض ہمارا اشاعتِ اسلام کا کام ہر روز بڑھے گا۔ اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو آپ کو بہر حال برداشت کرنے پڑیں گے۔ ہمارے ملک میں ایک مثال ہے۔ اور وہ بڑی سچی ہے۔ کہ اونٹ شور مچاتے ہی لادے جاتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی چاہے کس قدر شور مچاؤ۔ تمہیں تبلیغ کا کام بہر حال کرنا پڑیگا۔ اس سے تمہارا پیچھا نہیں چھوٹے گا۔ کیونکہ جب تم احمدی ہوئے تھے۔ تو تم نے مان لیا تھا۔ کہ نحن خیر امۃ ہم بہترین امت ہیں۔ اور اگر تم

بہترین امت

ہو۔ تو تمہیں وہ کام کرنا پڑیگا۔ جو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں بہترین امت کا بیان کیا ہے۔ یا تو تم کہدو۔ کہ ہم اچھے نہیں۔ ہم سے عیسائی اور یہودی اچھے ہیں۔ اور یا یہ کہو۔ کہ ہم اچھے ہیں۔ اور اگر تم اچھے ہو۔ تو تمہیں اشاعت اسلام کا کام بھی کرنا پڑے گا۔

اس تمہید کے بعد میں تحریک جدید کے نئے سال کے چندہ کا اعلان کرتا ہوں۔ اور تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں۔ اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ پچھلا بوجھ بھی اترے۔ اور آئندہ سال تبلیغ کا کام بہتر طور پر ہو سکے۔ اور

خدام اور انصار

کے ذمہ لگاتا ہوں۔ کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں۔ اور خدا کرے کہ نومبر کے آخر تک ان کو وعدوں کی لسٹیں پورا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور دسمبر کے آخر میں تحریک جدید یہ اعلان کرسکے۔ کہ اس کی ضرورتیں پوری ہوگئی ہیں۔ پچھلے سال میں نے تحریک جدید کا بجٹ بڑی احتیاط سے بنوایا تھا۔ لیکن پھر بھی پتہ لگا ہے۔ کہ تحریک جدید پر صیغہ امانت اور بعض دوسری مدات کا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ قرض ہے۔ اس لئے قربانی اور ہمت کی ضرورت ہے۔ مگر گھبراؤ نہیں خدا تعالےٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مالی حالت بہتر بنائے۔ اور تمہیں مزید لاکھوں بھائی عطا فرمائے جن کے ساتھ مل کر تم اس بوجھ کو آسانی کے ساتھ اٹھا سکو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے زمیندار بھی یورپ کے زمینداروں کی طرح محنت کریں۔ تو ہماری آمد میں سوگنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں فی ایکڑ تین تین ہزار روپیہ آمد ہے۔ اور ہماری جماعت کے پاس ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین ہے۔ اگر ہمارے زمینداروں کی آمد بھی تین تین ہزار روپیہ فی ایکڑ ہو۔ تو ان کی آمد ساڑھے پینتالیس کروڑ روپیہ سالانہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اس کا چھ فی صدی چندہ دیں۔ تو جماعت کا چندہ دو کروڑ ستر لاکھ بن جاتا ہے۔ اور اگر دس فی صدی دیں۔ تو جماعت کا چندہ چار کروڑ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے

جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے

گو جماعت کے دوست تبلیغ میں سستی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے لوگوں کے کانوں میں احمدیت کی تعلیم ڈالتے رہتے ہیں۔ اور وہ کھنچے ہوئے احمدیت کی طرف آجاتے ہیں۔ اگر ہمارے زمیندار محنت کریں۔ تو خود بھی انہیں فائدہ ہوگا۔ یعنی ان کی مالی حالت بہتر ہو گی۔ اور ان کے بچے تعلیم پائیں گے۔ اور ساتھ ہی تبلیغ بھی ہوگی۔ اور وہ کنتم خیر امۃ میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ان کا نام خدا تعالےٰ کے حضور پہلے نمبر پر لکھا جائے گا۔ دیکھو اگر تم زیادہ نمازیں پڑھو گے۔ تو اس کا ثواب صرف تمہارے حساب میں لکھا جائے گا۔ لیکن اگر تم زیادہ تبلیغ کرو گے۔ تو ساری دنیا اس سے فائدہ اٹھائے گی۔ اور ساری دنیا کے ثواب میں تم شریک ہو جاؤ گے

میں دیکھتا ہوں

کہ جماعت کے بعض دوست ایسے ہیں۔ جو شاید دو روپیہ چندہ دیتے ہیں۔ لیکن جب کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ تو

بڑے فخر سے

سینہ پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں۔ کہ ہم امریکہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ جرمنی میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ انگلینڈ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کسی زمیندار کے ہاں شادی تھی ہمارے ہاں رواج ہے کہ شادیوں پر لوگ نیوتا دیتے ہیں

اس شادی پر ایک نند اور ایک بھاوجہ دو عورتیں گئیں۔ نند غریب تھی۔ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا۔ لیکن بھاوجہ امیر تھی اس نے بیس روپے نیوتا دیا۔ کسی نے نند سے پوچھا۔ بہن تم نے کتنا نیوتا دیا۔ تو اس نے بڑے فخر سے کہا میں نے بھابی اکیس ۲۱ اسی طرح ان لوگوں کی مثال ہے۔ مجالس میں بیٹھ کر وہ بڑے فخر سے کہیں گے کہ ہم فلاں فلاں ملک میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ تم نے اس کام کے لئے کتنا چندہ دیا ہے۔ تو بعض دفعہ وہ کہیں گے۔ ہم نے آٹھ آنے دئے۔ لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ تبلیغ ان لوگوں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ جو ہزاروں روپیہ اس کام کے لئے دے رہے ہیں۔ شادیاں ہوتی ہیں۔ عقیقے ہوتے ہیں۔ تو لوگ بڑے شوق سے روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ اپنے دلوں میں

اشاعت اسلام کی سچی تڑپ رکھیں

تو تبلیغ کے لئے کیوں نہیں دے سکتے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے مجھے افریقہ کے ایک احمدی دوست ملے انہوں نے کہا۔ آپ نے رخصتانہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کو کھانا کھلانے کی بالکل ممانعت کر دی ہے۔ حالانکہ ہمارا وہاں بہت اثر ہے اور گورنر اور بڑے بڑے عہدہ دار ہمیں اپنے ہاں بلاتے ہیں اگر ہم انہیں اپنے ہاں نہ بلائیں۔ تو وہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ تم لوگ ہماری دعوتیں تو کھا جاتے ہو اور اپنی باری آئے تو ہمیں نہیں کھلاتے۔ ہماری مالی حیثیت پاکستانیوں سے بہت اچھی ہے۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایسے موقعوں پر گورنروں اور دوسرے عہدیداروں کو اپنے ہاں دعوتوں میں بلا لیا کریں۔ تاکہ وہ ہمیں طعنہ نہ دے سکیں کہ ہم ان کو اپنے ہاں نہیں بلاتے۔ پھر ہمارے ان چار چار پانچ پانچ میل پر مکانات ہوتے ہیں اگر اس قسم کے مواقع پر آنے والوں کو کھانا نہ کھلایا جائے۔ تو بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ اپنے ملک کے حالات لکھکر بھیجدیں۔ تو ان پر غور کر لیا جائے گا۔ یورپ میں بھی پانچ پانچ سات سات میل پر کوٹھیاں ہوتی ہیں۔ اگر اس قسم کے مواقع پر کوئی شخص اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے کسی کے گھر جائے۔ تو اسے کھانا نہ کھلایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ اس دن فاقہ سے رہے۔ چنانچہ اس واقعہ کا سید عبدالرزاق شاہ صاحب سے ذکر کیا جو کہ

نیروبی رہ چکے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ اس دوست کی بیٹی کی شادی تھی تو انہوں نے جو دعوت کے خرچ کا اندازہ لگایا تھا وہ سات ہزار روپیہ تھا۔ میں نے وہ خرچ اڑا دیا اور اس طرح ان کی شادی بغیر خرچ کے کروا دی۔ بہرحال

افریقہ میں امارت ہے

اور لوگوں کے پاس روپیہ ہے۔ اور پھر وہ لوگ قربانی بھی کرتے ہیں۔ اگر اس علاقہ میں ہماری جماعت موجودہ جماعت سے دس گنا ہو جائے۔ تو صرف افریقہ کی جماعت کا چندہ بیس پچیس لاکھ روپیہ سالانہ ہو جاتا ہے اور اگر امریکہ میں بھی موجودہ جماعت دس گنا ہو جائے تو ان کا چندہ بھی بیس پچیس لاکھ روپیہ سالانہ ہو جاتا ہے اور وہ تبلیغ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو ایک وقت تک یہ بوجھ صرف تمہیں ہی برداشت کرنا ہوگا کیونکہ اس ملک میں خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجا ہے اور خدا تعالیٰ اس ملک کو عزت دینا چاہتا ہے۔ لوگ چاہے کتنا شور کریں اور کہیں کہ ہم اتنا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن بہرحال انہیں یہ بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس ملک کو عزت دینا چاہتا ہے۔ اور اس نے اس ملک کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ تمہارے پیچھے جو لوگ آئیں گے وہ کہیں گے کہ کاش یہ کام ہمارے زمانہ میں ہوتا۔ تو ہم اسے سرانجام دیتے معلوم نہیں کہ تمہیں پرانے واقعات کو پڑھ کر ایسی تحریک ہوتی ہے یا نہیں لیکن میں تو جب بھی پرانے واقعات پڑھتا ہوں تو میرے

دل میں جوش پیدا ہوتا ہے

کہ کاش میں اس وقت ہوتا اور قربانی کرتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذرا بھی بے عزتی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نبی تھے۔ لیکن تاہم کفار نے آپ کو اذیت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے میں تو جب بھی ان واقعات کو پڑھتا ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اس وقت ہوتا اور وہ ماریں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑیں مجھے پڑتیں۔ اسی طرح تمہاری اگلی نسل آئے گی تو وہ لوگ بھی کہیں گے کہ کاش وہ اس وقت ہوتے اور جو قربانیاں تم کر رہے ہو وہ کرتے۔ لیکن اس وقت وہ تو موجود نہیں تحریک تمہارے سامنے کی جاتی ہے مگر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا کہ تمہارے پوتے اور پڑپوتے اور ہمسائے حسرت سے کہیں گے کہ ہمارے باپ دادوں نے اسلام کے لئے وہ قربانیاں نہیں کیں جو کرنی چاہیئے تھیں۔ اگر ہم اس وقت ہوتے تو ہم ان سے بڑھ کر قربانیاں کرتے۔ بالعموم یہ فقرہ جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ کہنے کو تو یہ فقرہ انسان کہہ دیتا ہے

لیکن وقت آنے پر اس پر عمل نہیں کرتا تاریخ میں ہمیں

صرف ایک مثال

ایسی ملتی ہے کہ ایک شخص نے یہ فقرہ کہا اور پھر وقت آنے پر اسے سچا کر دکھایا اور وہ حضرت مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ جنگ احد میں ایک موقعہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی غلطی کی وجہ سے دشمن آگے بڑھ آیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر پتھر پھینکنے لگا۔ آپ کے پاس ۲۰ کے قریب مسلمان کھڑے تھے۔ انہوں نے وہ پتھر اپنی چھاتیوں پر کھانے شروع کئے لیکن پھر بھی کچھ پتھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جا لگے۔ آپ اس وقت حفاظت کی غرض سے خود پہنے ہوئے تھے۔ ایک پتھر اس خود پر لگا اور خود کا کیل آپ کے سر میں گھس گیا۔ آپ بے ہوش ہو کر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی لاشوں پر جا پڑے جو آپ کے ارد گرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔ اس کے بعد کچھ اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے جسم کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور ان کی لاشیں آپ کے جسم پر جا گریں۔ مسلمانوں نے آپ کے جسم کو لاشوں کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر خیال کیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں اور یہ خبر آناً فاناً تمام مسلمانوں میں پھیل گئی۔ اور وہ اس شہادت کی خبر اپنے ارد گرد کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پہنچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ پڑے

جب یہ خبر مدینہ میں پہنچی

تو شہر کے مرد اور عورتیں اور بچے سب پاگلوں کی طرح شہر سے باہر نکل آئے اور احد کے میدان کی طرف دوڑ پڑے اس وقتی شکست کے وقت جو صحابہ رضی اللہ عنہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے اور جنہیں کفار کے لشکر کا ریلا دھکیل کر پیچھے لے آیا تھا۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کے کانوں میں بھی یہ خبر پہنچی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اور وہ شخص جس نے بعد میں قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو تہ و بالا کر دیا تھا۔ ایک پتھر پر بیٹھ کر بچوں کی طرح رونے لگ گیا اتنے میں حضرت مالک رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور جب کبھی صحابہ اس بات کا ذکر کرتے کہ ہم نے اس جنگ میں یہ یہ قربانی کی ہے۔ تو

حضرت مالک رضی اللہ عنہ

غصہ میں آ جاتے اور جوش کی حالت میں ٹہلنے لگ جاتے اور کہتے تم نے کیا قربانی کی ہے۔ اگر میں اس وقت ہوتا تو تمہیں دکھاتا کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں۔

دنیا میں عام قاعدہ ہے

کہ بظاہر ایسا دعوے کرنے والے اپنے دعوے کو پورا نہیں کرتے۔ لیکن جنگ احد میں جب وقتی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی تو اس کا حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو پتہ نہیں لگا۔ وہ اسلامی لشکر کی فتح کے وقت ہی پیچھے ہٹ گئے تھے اور چونکہ مدت سے انہوں نے کچھ کھایا نہیں تھا۔ جب فتح ہو گئی۔ تو وہ چند کھجوریں لے کر پیچھے کی طرف چلے گئے۔ تاکہ انہیں کھا کر اپنی بھوک دور کریں وہ فتح کی خوشی میں ٹہل رہے تھے اور کھجوریں کھا رہے تھے کہ ٹہلتے ٹہلتے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بچوں کی طرح روتے دیکھ کر کہا۔ عمر! اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی ہے۔ اور تم رو رہے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مالک رضی اللہ عنہ تم شاید پہلے میدان سے ہٹ آئے ہو بے شک دشمن بھاگ گیا تھا۔ اور مسلمانوں نے فتح پائی تھی لیکن بعد میں دشمن نے اچانک مسلمانوں پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ اگر یہ واقعہ ٹھیک ہے۔ تو پھر بھی یہ رونے کا وقت نہیں۔ جہاں ہمارا آقا گیا ہے۔ ہمیں بھی وہیں جانا چاہیئے۔ ان کے ہاتھ میں اس وقت آخری کھجور تھی۔ اسے نیچے پھینکتے ہوئے آپ نے کہا مجھ میں اور جنت میں اس کھجور کے سوا اور کونسی چیز حائل ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے تلوار سونت لی۔ اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ دشمن کا لشکر تین ہزار کی تعداد میں تھا۔ لیکن حضرت مالک رضی اللہ عنہ اکیلے ہی اس پر حملہ آور ہوئے۔ اور اس کی صفوں کو چیرتے ہوئے چلے گئے۔ آپ زخمی ہو کر گرتے۔ مگر پھر کھڑے ہو جاتے۔ اور دشمن پر حملہ کرتے۔ یہاں تک کہ اس لڑائی میں آپ شہید ہو گئے۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا۔ کہ وہ مالک رضی اللہ عنہ کی لاش تلاش کریں۔ لیکن باوجود تلاش کے لاش نہ ملی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ہدایت کی۔ کہ جاؤ اور مالک رضی اللہ عنہ کی لاش تلاش کرو۔ وہ گئے لیکن پھر بھی لاش نہ ملی۔ آخر تیسری دفعہ رسول کریم صلی اللہ وآلہٖ وسلم نے پھر تلاش کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ہمیں ایک لاش ملی ہے۔ جس کے ستر ٹکڑے ہیں۔ لیکن ہمیں کوئی ایسی علامت نہیں ملی۔ جس کی وجہ سے ہم پہچان سکیں۔ کہ وہ لاش کس کی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ مالک رضی اللہ عنہ کی بہن کو ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم مالک رضی اللہ عنہ کی بہن کو ساتھ لے گئے۔ اور اس نے ایک کٹی ہوئی انگلی کے ایک نشان سے مالک رضی اللہ عنہ کی لاش کو پہچانا اور کہا یہ میرے بھائی کی لاش ہے۔ تو دیکھو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمانوں نے قربانیاں کیں۔ تو مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر میں اس وقت ہوتا تو تم سے بڑھ کر قربانی کرتا۔ اور پھر بعد میں جب

وقت آیا تو انہوں نے اپنے

اس دعویٰ کو پورا کر دکھایا

تمہارے دل میں بھی یہ خیال آتا ہوگا کہ اگر ہم فلاں موقع پر ہوتے تو یوں قربانی کرتے - مگر اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ موقع دیدیا ہے جو دوسروں کو نہیں ملا - اگر غیر احمدی ایسا کہیں تو وہ معذور ہیں کیونکہ انہیں موقع نہیں ملا لیکن تم نہیں کہہ سکتے کیونکہ تمہیں خدا تعالیٰ نے اس بات کا موقع دیدیا ہے کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی سی قربانیاں کرو - اس وقت تلوار کا جہاد تھا اور اب

تبلیغ اسلام کا جہاد ہے

اس وقت عیسائیت نے اسلام کو اس قدر کمزور کردیا ہے کہ جب تک ہم پاگلوں کی طرح باہر نہ نکلیں اسلام غالب نہیں آسکتا - عیسائی تعداد کے لحاظ سے بھی ہم سے کہیں زیادہ ہیں - روپیہ کے لحاظ سے وہ مسلمانوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں سیاست کے لحاظ سے بھی وہ مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہیں پس جب تک نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے باہر نہ نکلیں اور وہ دین کی خدمت کے لئے تیار نہ ہوں اس وقت تک یہ کام نہیں ہوسکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث نہیں ہوئے تھے ہمارے پاس کوئی ایسا رستہ نہیں تھا جس پر چل کر ہم صحابہ کی سی قربانیاں کرسکیں مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمیں وہ رستہ مل چکا ہے اور آپ نے تبلیغ اسلام کا ایک سلسلہ قائم کردیا ہے اس ذریعہ سے ہر احمدی کو موقع مل گیا ہے کہ وہ صحابہؓ کی طرح کہہ سکے کہ اگر میں فلاں موقع پر ہوتا تو اس اس طرح اپنی جان اور

مال کی قربانی

پیش کرتا - غرض مال کی قربانی یہ تو نہیں کہ کوئی شخص اپنی دولت لیکر گٹھڑیاں میں باندھے اور کنوئیں میں ڈال دے یا جان کی قربانی کا یہ مطلب تو نہیں کہ گلے میں رسہ ڈال کر خودکشی کرے - بلکہ مال کی قربانی یہ ہے کہ وہ اپنا مال اشاعت اسلام کرنے والوں کو دے - اس طرح اس کا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوگا اور سلسلہ کو بھی اس کا فائدہ ہوگا - اور جان کی قربانی یہ ہے کہ وہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے نکل جائے اور اپنی ساری زندگی اسی کام میں صرف کردے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی

برکتوں کا وارث

ہوجاتا ہے - پس تمہیں خدا تعالیٰ نے جان اور مال قربان کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا ہے - بعض پچھلے علماء نے غلط فہمی سے یہ کہا ہے کہ جان کی قربانی صرف یہ ہے کہ تلوار سے جہاد کیا جائے حالانکہ چاہے کوئی اپنی جان کو چھری سے ذبح کرے - یا ہے اسے وطن چھوڑنے کی صورت میں قربان کرے اور چاہے وہ دشمن کی گالیاں سنے اور اس کی اذیتیں برداشت کرے یہ سب

چیزیں جان کی قربانی میں شامل ہیں - بہرحال اس وقت جو تمہیں جان اور مال قربان کرنے کا موقع ملا ہے اس کی نظیر پچھلے زمانہ میں نہیں ملتی - صحابہ کے زمانہ میں اس کی بے شک نظیر ملتی ہے لیکن اس کے بعد کے زمانہ میں لوگوں کو بہت کم موقعہ جان اور مال کو قربان کرنے کا ملا ہے اب پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صحابہؓ کی طرح جان اور مال کو قربان کرنے کا موقعہ پیدا کیا ہے تاکہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرکے تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر والے حکم کو پورا کیا جا سکے پس میں تمام

دوستوں کو تحریک کرتا ہوں

کہ وہ تحریک جدید کے نئے سال میں بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں اور پھر انہیں سو فیصدی پورا کریں - مجھے پچھلے ہفتہ میں خدام میں بھی تقریریں کرنی پڑی ہیں اور اب انصار اللہ کے اجتماع میں بھی جانا ہے اس لئے میں کوئی لمبی تقریر نہیں کرسکتا - مختصر طور پر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ثواب حاصل کرنے کے دن ہیں تم ثواب حاصل کرلو اور پھر یہ ایسے دن ہیں کہ تمہارے بعد میں آنے والے نسل درنسل اس پر فخر کریں گے اور خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں گی اگر آج تم اسلام کی خاطر قربانی کرتے ہو - تو تم اپنی آئندہ نسل کے لئے قربانی کا رستہ کھولتے ہو اور پھر اس کی نسل کے لئے اور پھر اس نسل کی نسل کے لئے رستہ کھولتے ہو اور اس طرح سونسلوں تک تمہاری نسل

خدا تعالیٰ کی برکات کی وارث

ہوتی چلی جائے گی - اس تمہید کے ساتھ میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں تم یہ مت خیال کرو کہ یہ بوجھ تمہاری طاقت سے بالا ہے - تم ہمت کرکے آگے آؤ اور بے دریغ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرو - اللہ تعالیٰ تمہاری محنتوں کے نتائج میں برکت دیگا - اور تمہیں اپنے انعامات سے حصہ دے گا - میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے - تمہارے حوصلوں کو بلند کرے اور جماعت کی تعداد کو بھی زیادہ کرے تاکہ تمہارے اور بھائی بھی آگے آئیں اور اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہوں -

اس وقت ہمارے صرف چالیس پچاس مبلغ غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں - خدا کرے کہ تم اپنی زندگیوں میں دیکھ لو کہ ان کی تعداد لاکھوں تک ہوگئی ہے اور کروڑوں کروڑ عیسائی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہی ہے -

نماز جمعہ کے بعد حضور نے

نواب عبدالرحمن خانصاحب

آف مالیر کوٹلہ کا جنازہ غائب

پڑھا - اس موقع پر حضور نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عبدالرحمن خانصاحب جو نواب محمد علی خانصاحب کے بڑے بیٹے تھے - ان کے متعلق آج رات اطلاع آئی ہے کہ وہ مالیر کوٹلہ میں فوت ہوگئے ہیں - وہ پچھلے سال جلسہ سالانہ پر ربوہ آکر مجھے ملے تھے انہیں

اینڈے سائٹس کا دورہ ہوا

لیکن علاج کے باوجود درد بڑھتا چلا گیا - جب ڈاکٹر ان کی صحت سے مایوس ہوگئے - تو گھر والوں نے ارادہ کیا کہ انہیں پاکستان لے آئیں - مگر ابھی وہ یہاں لانے کی تیاری ہی کررہے تھے کہ فوت ہوگئے - میں نماز جمعہ کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا ۔

فاستبقوا الخیرات (المائدہ ع)

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے پہلے چھ مہینوں میں چندہ کی وصولی کی رفتار نیچے درج ہے - جن جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے آگے بڑھنے کی توفیق دی ہے انہیں چاہیئے کہ اس سے بھی آگے ترقی کرنے کی کوشش کریں - کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جو جماعتیں پہلی ششماہی میں پیچھے رہ گئی ہیں انہیں چاہیئے کہ دوسری ششماہی میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور آج سے ہی اس پختہ عزم کے ساتھ وصولی کا کام شروع کردیں کہ خواہ کچھ بھی ہو آئندہ اس نیک کام میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گی - اس طرح آپ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو اس جنت کا وارث بنائیں گے جو زمینوں اور آسمانوں کے مالک نے اپنے پرہیزگار بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہے جو اس کی راہ میں فراخی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں - اور تنگی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں۔

اس اعلان کے مخاطب صرف انہی جماعتوں کے احباب ہی نہیں ہیں جن کے نام نیچے درج ہیں - بلکہ دوسری تمام جماعتیں بھی جن کے نام عدم گنجائش کی وجہ سے نہیں دیئے جاسکے اپنی اپنی وصولی کا جائزہ لیں اور اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کردیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے - جلسہ میں اب صرف مہینہ ڈیڑھ باقی ہے - لیکن چندہ جلسہ سالانہ میں ابھی بہت کمی ہے - اس لئے تمام احباب سے التماس ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے یہ چندہ پورا کردیں - اس سال اجناس کی گرانی کی وجہ سے پہلے سالوں سے بھی زیادہ رقم کی ضرورت ہے -

جن جماعتوں کی وصولی چندہ عام (بشمول حصہ آمد) اور چندہ جلسہ سالانہ دونوں لحاظ سے اچھی ہے ان کے نام ہر درجے میں پہلے لکھے گئے ہیں - جن جماعتوں کی وصولی سو فیصدی دکھائی ہے اس کا مطلب نہیں کہ ان کا سارے سال کا بجٹ پورا ہوگیا ہے بلکہ سال رواں کے بجٹ میں سے پہلے چھ مہینوں میں جتنی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی وہ تمام کی تمام وصول ہوگئی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء -

اس گوشوارہ میں وصولی کی نسبت صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے - سابقہ بقایا جات کو شامل نہیں کیا گیا - لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پچھلے بقایوں کو وصول کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا سال رواں کے بجٹ کو - سابقہ بقایا جات کے مقابلہ میں وصولی کی رفتار بعد میں اگر ہوسکا تو شائع کی جائے گی - جن جماعتوں پر یہ (×) نشان لگایا گیا ہے ان کی وصولی کی رفتار کا محض اندازہ دکھایا جاسکا ہے کیونکہ ان جماعتوں کے بجٹ ابھی تک نہیں آئے - انہیں اپنے بجٹ بھجوانے کی طرف بھی فوری توجہ کرنی چاہیئے -

ناظر بیت المال ربوہ

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
جن جماعتوں کا چندہ دس ہزار سے اوپر ہے			
(۱)	سول لائن لاہور	۱۰۰	۵۵
(۲)	لائلپور	۱۰۰	۲۵
(۳)	سرگودھا	۸۶	۳۹
(۴)	لاہور (تمام حلقہ جات)	۹۵	۲۴
(۵)	کراچی	۷۹	۳۴
(۶)	پشاور ×	۷۴	۱۷
(۷)	سیالکوٹ	۶۳	۶
(۸)	راولپنڈی	۵۹	۴
(۹)	کوئٹہ	۵۲	۰

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر شمار	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
	جن جماعتوں کا بجٹ پانچ اور دس ہزار روپیہ کے درمیان ہے						
(۱)	بانڈھی گوٹھ محمد علی	۹۰	۹۱	(۱۰)	نگھیانہ	۸۸	۱۷
(۲)	دہلی دروازہ (لاہور)	۱۰۰	۲۶	(۱۱)	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۶۳	۱۰
(۳)	ملتان شہر	۶۶	۵۵	(۱۲)	سنت نگر (لاہور)	۸۸	۱۳
(۴)	اوکاڑہ	۷۵	۴۵	(۱۳)	منٹگمری ※	۹۰	۱۰
(۵)	گجرات	۸۵	۳۰	(۱۴)	کرنری	۸۸	۴
(۶)	ملتان چھاؤنی	۹۰	۱۹	(۱۵)	شیخوپورہ	۶۴	۱۷
(۷)	مزنگ ※ (لاہور)	۹۶	۱۲	(۱۶)	جہلم	۴۷	۱۵
(۸)	اسلامیہ پارک ※ (لاہور)	۹۶	۱۱	(۱۷)	واہ کینٹ	۴۷	۶
(۹)	گوجرانولہ ※	۷۳	۳۳	(۱۸)	نیلا گنبد ※ (لاہور)	۳۰	۳
	جن جماعتوں کا بجٹ دو اور پانچ ہزار کے درمیان ہے						
(۱)	وزیرآباد ※	۱۰۰	×	(۲۳)	ڈسکہ	۸۶	۱۱
(۲)	محمد نگر (لاہور)	۱۰۰	۶۴	(۲۴)	حیدرآباد	۸۳	۱۳
(۳)	بشیرآباد اسٹیٹ	۱۰۰	۷۲	(۲۵)	لاہور چھاؤنی ※	۹۰	۴
(۴)	گڑھی شاہو (لاہور)	۱۰۰	۴۳	(۲۶)	چنیوٹ	۸۸	۶
(۵)	سلطان پورہ (لاہور)	۱۰۰	۵۴	(۲۷)	بھیرہ	۶۴	۲۶
(۶)	سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰۰	۵۲	(۲۸)	مغل پورہ (لاہور)	۸۲	۷
(۷)	مردان	۹۰	۶۲	(۲۹)	لیہ	۷۹	۱۰
(۸)	ڈیرہ غازیخان	۸۱	۷۰	(۳۰)	نوابشاہ ※	۷۹	۲
(۹)	بہاولپور	۶۵	۵۴	(۳۱)	جڑانوالہ	۵۳	۲۷
(۱۰)	نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰	۴۳	(۳۲)	ایبٹ آباد	۶۰	۱۲
(۱۱)	کینال پارک (لاہور)	۱۰۰	۸	(۳۳)	محمود آباد اسٹیٹ	۵۳	۵
(۱۲)	قصور	۸۷	۴۰	(۳۴)	بدوملہی	۶۸	×
(۱۳)	کیمبل پور	۸۷	۴۰	(۳۵)	خانیوال	۵۱	۳
(۱۴)	دوالمیال	۶۹	۵۳	(۳۶)	راج گڑھ چوبرجی ※ (لاہور)	۱۴	۱۳
(۱۵)	محمد آباد اسٹیٹ	۶۳	۵۰	(۳۷)	احمد آباد اسٹیٹ	۳۸	۱۳
(۱۶)	کرتو پنڈوری	۶۴	۴۴	(۳۸)	روہڑی	۴۷	۲
(۱۷)	مصری شاہ (لاہور)	۱۰۰	۶	(۳۹)	حافظ آباد	۳۹	×
(۱۸)	دھرم پورہ (لاہور)	۷۹	۲۷	(۴۰)	ناصر آباد اسٹیٹ	۳۲	۴
(۱۹)	کھیوڑہ	۵۷	۴۶	(۴۱)	نصرت آباد اسٹیٹ ※	۳۳	۲
(۲۰)	بھاٹی گیٹ ※ (لاہور)	۷۷	۲۶	(۴۲)	رحیم یار خاں	۱۹	۱۱
(۲۱)	گوجرہ ※	۸۸	۹	(۴۳)	چک ۱۱؍ چہور	۹	+
(۲۲)	میرپور خاص	۷۵	۲۲				
	جن جماعتوں کا بجٹ ایک اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے						
(۱)	[illegible] ※	۱۰۰	۱۰۰	(۱۲)	چک ۱۶۶ نبیر مراد	۱۰۰	۵۷
(۲)	مانسہرہ	۱۰۰	۱۰۰	(۱۳)	خوشاب	۸۳	۱۰۰
(۳)	کوٹ فتح خاں	۱۰۰	۱۰۰	(۱۴)	آنبہ	۹۲	۹۵
(۴)	مظفرگڑھ	۱۰۰	۱۰۰	(۱۵)	ربیوکے	۱۰۰	×
(۵)	چک ۹۸ پیسیانہ	۱۰۰	۱۰۰	(۱۶)	خانپور (رحیم یار خاں)	۹۶	۸۵
(۶)	لودھراں	۱۰۰	۱۰	(۱۷)	چک سکندر	۱۰۰	۵
(۷)	چک ۱۳۲ الٰہ آباد	۱۰۰	۱۰۰	(۱۸)	گوٹھ امام بخش	۱۰۰	×
(۸)	کوہ مری	۱۰۰	۴۶	(۱۹)	چک ۱۳۱ گوکھووال	۴۰	۱۰۰
(۹)	چک ۲۷ گوکھووال	۱۰۰	۹۷	(۲۰)	کوچہ چابک سواراں	۱۰۰	۳۶
(۱۰)	چک ۳۵ ج	۱۰	۸۳	(۲۱)	گوجرخان	۸۰	۶۸
(۱۱)	گھٹیالیاں ※	۷۶	۱۰۰				

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے محمد اکبر علیخاں اور لڑکیاں بوجہ بخار کے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے دینی و دنیاوی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

شیر علی ولد بدرالدین اور رحال

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

(۲) میری بیوی عرصہ دراز سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار چلی آرہی ہے۔ کوئی افاقہ نہیں ہے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ نیز میرے لڑکے بشیر احمد کی محکمانہ ترقی کے لئے بھی دعا فرمادیں

(از رحمت اللہ تمک فروش تلمبیانہ جھنگ)

(۳) میرے بڑے بھائی جان محمد اسمٰعیل صاحب خالد گھوڑی پر سے گر پڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاؤں میں سخت چوٹ لگی ہے۔ تمام احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلدی شفا دے۔ اور لمبی عمر عطا کرے

میرے والد صاحب چند دنوں سے م... نزلہ کی وجہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ صحت کامل دے اور دیر پا سلامت رکھے۔ آمین

آمنہ دختر محمد ابراہیم صاحب

— اسماعیلہ

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

بڈاپسٹ میں روسی فوجوں اور انقلابیوں میں خونریز جنگ

ہنگری کے کئی شہروں پر روسیوں کا قبضہ - بڈاپسٹ پر شدید بمباری

لنڈن ۵ نومبر روس کی فوجوں نے ہنگری کے وزیر اعظم امرے ناگی اور ان کی کابینہ کے ارکان کو گرفتار کر لیا ہے۔ بڈاپسٹ کے بازاروں میں روسی فوجوں اور انقلابیوں کے درمیان زبردست جنگ جاری ہے روسی فوجوں نے ہنگری کے بعض شہروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

ہنگری کے انقلابیوں نے وزیر اعظم ناگی کی گرفتاری کے بعد نئی کابینہ کی تشکیل کا اعلان کر دیا ہے۔ نئی کابینہ کے وزیر اعظم کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری کادار ہیں۔

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری کی بغاوت کچل دی گئی ہے اور نئی حکومت حقیقی محب وطن نمائندوں پر مشتمل ہے۔ نئی حکومت ہنگری میں روسی فوجیں رکھنے کے متعلق وارسا معاہدہ کے ارکان اور روس سے بات چیت کرے گی

فاستبقوا الخیرات (بقیہ صفحہ ۲)

جن جماعتوں کا بجٹ ایک ہزار اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے

نمبر	نام جماعت	وصول فیصدی چندہ عام حصہ آمد	وصول فیصدی چندہ جلسہ سالانہ
(۲۲)	دہاڑی منڈی	۸۷	۵۶
(۲۳)	ڈوگری گھمن -	۹۷	۴۲
(۲۴)	سکھر	۱۰۰	۲۹
(۲۵)	کوٹلی (آزاد کشمیر)	۹۲	۳۳
(۲۶)	گھوگھیاٹ	۸۱	۳۹
(۲۷)	نورنگر فارم	۸۲	۳۴
(۲۸)	چک ۱۲۰/P کوٹ فرزند علی	۷۲	۴۰
(۲۹)	ننکانہ صاحب	۶۶	۴۴
(۳۰)	کوہاٹ	۱۰۰	۲
(۳۱)	سانگلہ ہل	۷۰	۳۴
(۳۲)	چک ۱۸ بھوڑو	۱۰۰	×
(۳۳)	مسن باڈہ	۹۹	۲
(۳۴)	کھاریاں -	۸۷	۱۳
(۳۵)	رسالپور *	۹۰	۱۰
(۳۶)	چک ۶/۱۱-L *	۷۴	۲۶
(۳۷)	منڈی بہاء الدین	۷۸	۱۷
(۳۸)	دارا زیدکا *	۹۰	×
(۳۹)	احمد نگر متصل ربوہ	۶۲	۲۳
(۴۰)	چکوال	۷۷	۷
(۴۱)	محمود آباد جہلم	۶۶	۱۸
(۴۲)	چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	۶۲	۱۹
(۴۳)	کمالیہ	۷۹	×
(۴۴)	لکھنو کے جبہ	۷۶	×
(۴۵)	کرنڈی	۶۲	۱۲
(۴۶)	چونڈہ	۵۳	۱۸
(۴۷)	مانگٹ اونچے	۶۹	+
(۴۸)	ڈگری (سندھ)	۶۰	+
(۴۹)	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۵	۴
(۵۰)	سانگھڑ	۵۸	+
(۵۱)	پاک پتن	۳۶	۱۷
(۵۲)	چک ۱۳۷ بہلول پور	۴۵	+
(۵۲)	داؤد خیل	۳۷	۳
(۵۴)	ادرحمہ	۳۶	۴
(۵۵)	چک ۳۲-۳۳ جنوبی	۳۵	+
(۵۶)	چک ۹۸ شمالی	۳۴	+
(۵۷)	عارف والا	۱۴	۱۸
(۵۸)	دھیرکے کلاں	۱۹	۱۳
(۵۹)	سمندری	۳۱	+
(۶۰)	کوٹ مومن	۱۸	۷
(۶۱)	چک ۷۱ ج	۲۳	+
(۶۲)	گکھڑ منڈی	۱۸	۴
(۶۳)	چک ۵۶۵ محمود پور	۱۹	+
(۶۴)	چک 165/10-R	۱۸	+
(۶۵)	شرف پور ڈگری	۹	۷
(۶۶)	چک ۱۶۸ نہر مراد	۱۲	+
(۶۷)	ظفر آباد دیہہ ڈھکا	۹	+
(۶۸)	چک ۹ پنیار	۳	+
(۶۹)	گوٹھ حاجی قمر الدین	+	+

ناظر بیت المال ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ساڑھے تین ہزار اسرائیلی ہلاک

نیویارک ۵ نومبر۔ اقوام متحدہ میں مصر کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جزیرہ نمائے سینائی کی جنگ میں اب تک ساڑھے تین ہزار اسرائیلی ہلاک ہو چکے ہیں

پولینڈ امریکی امداد قبول کریگا

حکومت پولینڈ کا اعلان

وارسا ۵ نومبر۔ کل رات پولینڈ کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا کہ پولینڈ کسی شرط کے بغیر امریکی اقتصادی امداد قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ اعلان صدر آئزن ہاور کی طرف سے اقتصادی امداد کی پیشکش کے جواب میں کیا گیا ہے۔